مسوّدہ

نصاب پشتو

برائے

جماعت ششم تا هشتم

تیار کردہ

نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔ صوبہ سرحد
ایبٹ آباد

ستمبر 2002

پیش لفظ

کسی بھی معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کیلئے جتنے عوامل درکار ہوتے ہیں ان میں مؤثر ترین حیثیت تعلیم کی ہے جس کے ذریعے افراد کی سیرت اور انداز فکر کو نئے اور صحت مند سانچے میں ڈھالا جا سکتا ہے ان افراد پر مشتمل قوم ہی ترقی یافتہ اور عصری تقاضوں سے شناسا قوم بن سکتی ہے۔ تعلیم کی یہ اہم حیثیت اس امر کا تقاضا کرتی ہے کہ تعلیمی منصوبہ بندی پر زیادہ سے زیادہ کاوش کی جائے تاکہ تعلیمی عمل واقعی وہ نتائج پیدا کر سکے جو اس سے متوقع ہوں۔

فروغ نصاب ایک ایسا مسلسل عمل ہے جو وطن عزیز کی آزادی سے لے کر اب تک جاری ہے۔ وزارت تعلیم، وفاقی حکومت، اسلام آباد کے احکامات کی تعمیل میں صوبائی ادارہ نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ نے پرائمری سے اعلیٰ ثانوی سطح تک پشتو زبان کا نصاب کا مسودہ تیار کرنے کیلئے پشتو زبان کے ماہرین کا اجلاس طلب کیا جنہوں نے اپنی ماہرانہ کاوشوں سے پرائمری۔ وسطانی۔ ثانوی اور اعلیٰ ثانوی درجے تک اس نصاب میں ضرورت کے مطابق کچھ تبدیلیاں کیں۔ بعض جگہوں پر پہلے موضوع کو ہٹا کر نئے موضوعات کو جگہ دی ہے اور کہیں تھوڑا بہت ردو بدل کیا گیا ہے۔ لیکن کسی طور پر بھی ۲۰۰۲ء کی تعلیمی پالیسی کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔

اس نصاب کی تشکیل سے نہ صرف جدید نصاب کے تقاضے پورے ہونگے بلکہ اس سے پشتو زبان کو فروغ حاصل ہونے کیساتھ ساتھ اس کے مجوزہ مقاصد بھی پروان چڑھیں گے۔

امید ہے کہ اس ضمن میں ماہرین کی کاوشیں بارآور ثابت ہونگی (انشاءاللہ)

عمر فاروق
ڈائریکٹر
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ
صوبہ سرحد۔ ایبٹ آباد

پشتو زبان کی اہمیت اور حیثیت

جس طرح تعلیم کسی قوم کی مجموعی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسی طرح زبان کو بھی تعلیم کے فروغ میں نہایت اہم مقام حاصل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے قومی مقاصد میں جہاں نئی نسل کے ہر فرد کو اپنی تاریخ اور تہذیب وتمدن سے آگاہی پر زور دیا گیا ہے وہاں قومی زبان اردو کی تدریس کے ساتھ ساتھ علاقائی زبانوں کی تدریس کی ضرورت کو بھی تسلیم کیا گیا ہے۔

ہماری تعلیمی درسگاہوں میں دیگر علاقائی زبانوں اور السنہ شرقیہ کے ساتھ ساتھ پشتو زبان کو بھی کافی اہمیت حاصل ہے اس لئے کہ:

۱۔ پشتو زبان صوبہ سرحد اور بلوچستان کے باشندوں کی اکثریت کی مادری زبان ہے۔ پنجابی اور سندھی کے ساتھ پشتو بھی پاکستان میں بولی جانے والی تیسری بڑی زبان ہے۔

۲۔ پشتو زبان کی قدامت کا اندازہ تقریباً پانچ ہزار سال لگایا جاتا ہے اس کا تحریری اور ادبی سرمایہ بھی تقریباً بارہ سو سال پرانا ہے۔

۳۔ پشتو زبان دنیا کی ان زبانوں میں شامل ہے جن کو اقوام متحدہ میں مسلمہ زبانوں کی حیثیت حاصل ہے اور اقوام متحدہ میں مسلمہ ۸۲ زبانوں میں پشتو شامل ہے۔

۴۔ برصغیر کی جدوجہد آزادی میں انقلابی پشتو ادب نے جو کردار کیا ہے۔ وہ تحریک پاکستان اور تاریخ آزادی کا روشن باب ہے۔

۵۔ اسلام کی تبلیغ اور اسلامی فکر کی تعلیم میں عربی فارسی کے ساتھ پشتو زبان کی خدمات بھی ناقابل فراموش ہیں۔

۶۔ شاعر مشرق حکیم الامت علامہ اقبال کے افکار اقبالیات پشتو ترجمہ کی صورت میں پشتو ادب کا حصہ بن چکے ہیں جس سے ایک طرف تو پشتو شاعری میں موضوع کے لحاظ سے وسعت پیدا ہوئی تو دوسری جانب ملکی وحدت اور قومی یکجہتی کو فروغ ملا ہے۔

۷۔ پشتو مختلف اصناف فکر وفن کے اعتبار سے دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں میں نہ صرف شامل ہے بلکہ ادبی اعتبار سے انکی ہم پایہ بھی ہے۔

۸۔ پشتو زبان اس تہذیب وثقافت کی آئینہ دار ہے جس میں اسلامی افکار اور علاقائی مزاج کی مکمل ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

۹۔ پشتو کی بین الاقوامی حیثیت کے پیش نظر دنیا کے بڑے بڑے ممالک نے اس زبان کی نشریات کا انتظام کیا ہے تقریباً ۲۶ ممالک سے پشتو زبان کی نشریات کا سلسلہ جاری ہے۔

۱۰۔ ملک کے بیشتر حصوں میں سکولوں اور کالجوں کی سطح پر اس زبان کی تدریس کا انتظام موجود ہے۔ اور اکثر یونیورسٹیوں میں اس کے تدریسی شعبے قائم ہو چکے ہیں۔ پشاور یونیورسٹی نے گذشتہ تقریباً ایک عشرے سے زائد عرصے سے پشتو زبان وادب میں پی۔ایچ۔ڈی کا اہتمام کیا ہے۔

۱۱۔ پشاور یونیورسٹی میں پشتو اکیڈمی تقریباً سینتالیس ۴۷ سال سے علمی ادبی اور تحقیقی کام میں مصروف ہے اور بلوچستان میں بھی ایک پشتو اکیڈمی قائم ہے۔

۱۲۔ ملک کے اندر اور باہر اعلیٰ ملازمتیں اور ادبی خدمات انجام دینے اور سیاسی تجارتی اور معاشرتی وابستگی کو فروغ دینے کیلئے پشتو ادب ایک بنیادی ضرورت ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ پشتو زبان کو اس طرح پڑھایا جائے کہ قومی وحدت اور ملکی استحکام کے سلسلہ میں زندگی کے مختلف شعبوں میں اسے جو ذمہ داریاں سونپی جائیں اوان سے پوری طرح عہدہ برا ہو سکے۔

۱۳۔ پشتو نثر اور نظم کے فن پارے کسی بھی ترقی یافتہ زبان سے کم نہیں ہیں۔ اور یہ کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

۱۴۔ اس زبان کو بولنے اور سمجھنے والے ملک کے ہر حصہ میں باسانی دستیاب ہیں۔ اس لئے صوبے کی درس گاہوں میں زیر تعلیم بچوں کیلئے پشتو کی تدریس کا مناسب انتظام ضروری ہے۔

۱۵۔ پشتو زبان کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت صوبہ سرحد نے 1984 میں ایک نوٹیفیکیشن جاری

کیا جسکی رو سے پشتو بولنے والے علاقوں میں پشتو زبان کو پرائمری سطح پر ذریعہ تعلیم بنایا گیا ہے۔ اور اب گورنمنٹ پرائمری سکولوں میں تمام مضامین ماسوائے اردو اور انگریزی کے پشتو میں پڑھائے جاتے ہیں۔ اس سے نہ صرف Drop out میں کمی آجائیگی بلکہ اگر ایک بچہ پرائمری کے بعد تعلیم جاری نہ بھی رکھ سکے تو وہ خواندہ ہوگا۔

ششم تا ہشتم

تدریسِ پشتو کے عمومی مقاصد

طلباء کو اس قابل بنانا کہ وہ:

۱۔ تصور پاکستان کے احترام کو فروغ دے سکیں۔

۲۔ اسلامی اقدار اور اسلامی طرزِ زندگی سے محبت کے جذبے کو بیدار کر سکیں۔

۳۔ معاشی بہبود کے جذبے کو فروغ دے سکیں۔

۴۔ قومی وحدت کے فروغ اور حب الوطنی کے جذبے کو فروغ دے سکیں۔

۵۔ اپنے اسلاف کے ورثہ سے شناسائی اور اس کی حفاظت کا جذبہ پیدا کر سکیں۔

۶۔ اپنے علاقے کی طبعی۔ ثقافتی۔ تاریخی پس منظر کے حقائق کے بارے میں جان سکیں۔

۷۔ جمہوری طرزِ زندگی، صحت مندانہ نقطہ نظر اور احساسات و جذبات کو فروغ دے سکیں۔

۸۔ سرزمین پاکستان کی سالمیت اور تحفظ کے لئے ایثار و قربانی کے جذبات ابھار سکیں۔

تدریس کے خصوصی مقاصد

طلباء کو اس قابل بنانا کہ وہ:

۱۔ پشتو زبان میں موجود درسی کتب، مواد کو پڑھ کر صحیح طور پر سمجھ سکیں۔

۲۔ دوسروں کی گفتگو کو سن کر صحیح ادراک کر سکیں۔

۳۔ صحیح تلفظ ادا کریں اور مفہوم جان سکیں۔

۴۔ مناسب رفتار سے گفتگو کر سکیں اور اپنا مدعا بیان کر سکیں۔

۵۔ مطالعے کی صحیح عادات اپنا سکیں اور اضافی مطالعے کی عادات کو فروغ دیں۔

۶۔ پشتو نظم کو صحیح ادائیگی کے ساتھ ترنم سے پڑھ سکیں۔

۷۔ پشتو ادب سے لطف اندوز ہو کر اپنے ادبی ذوق کی تربیت کر سکیں۔

مجوزه موضوعات / عنوانات برائے جماعت ششم

عنوان	موضوع گانې
1) قیصې	• د ایمانداری بدله • د نیکی بدله • محنت کښې عظمت دے • د نورو په کار راتلل • د وخت پابندی • د پاکستان په تحریک کښې د طالب علمانو حصه • زراعت او صنعت • یوه داسې علاقائی قصه چې د پاکستان د مشترکه قدرونو ترجمانی پکښې شوی وی۔ • خیالی قیصې (د اولسی قیصونه) • قومی تهوارونه (نوٹ: زیادہ سے زیادہ سات کہانیاں)
2) مضمونونه	(الف) د نبی کریمؐ سیرت (شفقت، سادگی) (ب) مجاهدین اور اسلام مشاهیر حضرت مصعبؓ بن عمیر، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص (د قادسیه جنگ متعلق) حضرت سمیهؓ (د اسلام ورومبی شهیده) صوفیا او عالمان صاحبان، پیر بابا / د څوکنو میاں عمر صاحب/ سید عبدالستار شاه باچا عرف باچا جان / مولانا محمد اشرف (ج) د عالم اسلام یو والے ، د پاکستان په حواله سره
3)د پاکستان مشاهیر	1) د قائداعظم اقوال (د طالب علمانو په حقله) 2) حافظ رحمت خان 3) علامه محمد اقبال (د ماشومانو شاعر) 4) قائد ملت خان لیاقت علی خان 5) محترمه فاطمه جناح، شائسته اکرام الله (د مسلم لیگ د زنانه په څانګه کښې بهداری او تنظیم)

4)د پاکستان شهیدان	1) یو فوځی شهید (د نشان حیدر نه کم اعزاز والا، سپائی/ لانس نائیک/ حوالدار / صوبیدار 2) راشد منهاس (مختصره واقعه ..... د قوم او وطن دپاره د ځان قربانی)
5) ادیبان اور شاعران	1) امیر حمزه خان شینواری 2) عبدالغنی خان (صرف مزاحیه)
6) نهٔ هیریدونکې واقعه	د بدر غزا
7) عالمی مشاهیر	سائنس، تاریخ، ادب اور د نورو مذهبونو مشهور شخصیات، شاه فیصل، امام غزالی، سلطان صلاح الدین ایوبی، مارکونی، البیرونی، ابن بطوطه، فلورنس نائٹ انگیل، ابراهام لنکن، لارډ بیډن پاول جابر بن حیان (دوه سبقونه)
8) پاکستان	1) شاه فیصل مسجد 2) د پاکستان منظر (د خپلې صوبې په حواله مثلاً چترال، نتیاگلی، د کیلاش وادی، دره خیبر 3) د کلی وال ژوند خوبی 4) د ماشومانو علاقائی لوبې
9) متفرقات	د ماحول ناولیتا (الودگی)، بهبود ابادی،صحت او صفائی ، خانه داری (امور خانه داری)، حسن اخلاق، سفر نامه، روداد، خط، ډائری ، اړونه او لطیفې ، اقوال زرین، 10 مکالمې (د کتاب دپاره تجویز شوو موضوع گانو نه) (نوٹ: صرف پانچ اسباق جن میں سے کم از کم دو مکالمے کی شکل میں ہو)
10) نظمونه	حمد ، نعت ، ملی یو والے ، وطن سره مینه ، د قدرت نظارې ، مزاحیه ، اخلاقیات (همدردی، رېښتونولی، ورورولی او مساوات، سخاوت و غیره) د اسلام لوړ والے ، د محنت عظمت ، ملی نغمې، دعا

مجوزه موضوعات / عنوانات برائے جماعت هفتم

موضوع گانې	عنوان
• اخلاقي قيصې (تعاون، ايثار او قرباني، د اجتماعي کاميابي جذبه او خدمت خلق • د پاکستان د نورو صوبو د استوګنې طور طريقې او د پښتنو دوه دستور • تحريک پاکستان کښې د زنانه و برخه • ابتدائي طبعي امداد • سائنسي معلومات • قومي تهوارونه (دستورې) • د ملک د نورو علاقو د داسې قيصې ترجمه چې د پاکستان د مشترک اقدارو ترجماني کوي۔ • تخيلي قيصه (د اولسي قيصو نه دې فائده واخستے شي) (نوټ: زياده سے زيادہ سات کهانياں)	1) قيصې
(الف) سيرت طيبه (صداقت او امانت) (ب) مجاهدين او مشاهير اسلام: i) حضرت صفيهؓ (د حضرت محمدؐ ترور) ii) حضرت خالدؓ بن وليد (په جنګ موته کښې د مسلمانانو تعداد، د دښمن تعداد مثالي سپه سالار، د جهاد جذبه، د نظم و ضبط اعلیٰ مثال) iii) صوفيا او عالمان صاحبان: حضرت کاکا صاحب/ اصحاب بابا / مولانا اشرف علي تهانوي / حضرت مولانا قاسم نانوتوي/ مولانا عبدالقدوس (ج) مشاهير پاکستان: • د قائداعظم د پيغام په حواله د زنانه و ملي خدمتونه • بخت خان روهيله • مولانا محمد علي جوهر (د) د پاکستان نو موړي شهيدان: • نائيک لال حسين شهيد (تمغه جرات) • لانس نائيک لالک جان (نشان حيدر)	2) مضمونونه

(ه) اديبان او شاعران: 1) رحمان بابا 2) عبدالقادر خان خټک 3) معز الله خان 4) عبدالحميد بابا 5) مولانا عبدالقادر 6) فضل حق شيدا 7) صاحبزاده محمد ادريس 8) فوزيه انجم (نوټ: ان میں سے ایک سبق) (و) نۀ هېرېدونکي واقعې: صلح حدیبیه / د مکې فتح (د عام معافی اعلان) دونوں میں سے ایک (م) عالمی مشاهير سائنس، تاريخ ، ادب او عالمی مذهبونو کښې شهرت لرونکو باندې يو سبق بو علی سينا، ابونصر فارابی، المسعودی، حکیم الرازی، جابر بن حيان، ډاکټر فلېمنگ، وائټ برادران، گوتم بدھ (ان میں سے ایک سبق) (ط) پاکستان: • د پاکستان تحريک (1940-1947) • د پاکستان منظرونه (د نورو صوبو په حواله) • د کلی او د ښار ژوند موازنه • والی بال / فټ بال / کرکټ (ظ) متفرقات: • سماجی بهبود، خدمت خلق • زرعی تعليم • اداب معاشرت • سفرنامه • روداد	

	• خط • د ډائرۍ پاڼړه • لطيفي او اړونه • د قامی بهرغ (جنډي) ادب • اقوار زرين (نوټ: زیادہ سے زیادہ چھ اسباق جن میں کم از کم دو مکالمے ہوں)
3)نظم	• حمد • نظم • د وطن مينه • مظاهر او مناظر قدرت • قومي يو والے • مراحيه • د اسلام لوړوالے • ملی نغمې • دعا

مجوزه موضوعات / عنوانات برائے جماعت هشتم

موضوع گاني	عنوان
• اخلاقي قيصي (د انسانيت احترام، قول ، فعل کښې مطابقت، اخلاقي جرات) • اسلامي وروولي • تحريک پاکستان کښې د علماو حصه • شهري دفاع • ايجادونه • قومي تهوار (دستوره) • د پاکستان د نورو صوبو د خلقو د استوګنې طور طريقې • د نورو صوبو د علاقو د داسې قيصو ترجمه چې د پاکستان د مشترک اقدارو ترجماني کوي۔ • تخيلي قيصه (دَ اولسي قيصو نه دې فائده واخستے شي) • اولسي قيصه (نوٹ: ان ميں سے زياده سے زياده سات کهانياں شامل کتاب هوں گی)	1) قيصې
(الف) سيرت طيبه (معلم اخلاق) (ب) مجاهدين و مشاهير اسلام: 1) حضرت بلالؓ / حضرت عمر بن عبدالعزيزؒ/حضرت حبابؓ بن ارت 2) حضرت عليؓ / حضرت زينت بنت عليؓ (ج) علماء / صوفيائے کرام: اخوند درويزه بابا ، مولانا عبدالحق صاحب، مولانا شمس الحق صاحب (د) د عالم اسلامي يووالے: موتمر عالم اسلام (ج) مشاهير • قائداعظم او ملي وحدت • سيد احمد شهيد بريلوي • پير مانکي شريف • اقبال او د پاکستان تصور	2) مضمونونه

(د) د پاکستان نوموړی شهیدان

- میجر خادم حسین شهید ستارۀ جرات
- لانس نائیک سوار محمد حسین / لانس نائیک محمد محفوظ/ نشان حیدر

(ه) ادیبان او شاعران:

1) خوشحال خان خټک
2) امیر حمزه خان شنواری
3) سیده بشری بیګم
4) زیتون بانو
5) افضل رضا
6) محمد اعظم اعظم
7) خواجه محمد سائل

(و) نۀ هېرېدونکې واقعې:

د احد جنګ / واقعه کربلا

(ح) عالمی مشاهیر

ابن الهثم، البېرونی، ایډیسن، جارج سټیفن سن، بو علي سینا، ابن خلدون

(ط) پاکستان:

- د پاکستان د جوړېدو اعلان څوارلسم اګست 1947
- د پاکستان منظرونه (د نورو صوبو په حواله)
- د پاکستان قومی جنډه
- یوم تکبیر

(ی) متفرقات:

- د یو بل مدد (امداد باهمی) / سکاؤټنګ/ ګرلز ګائډ
- فنی تعلیم
- مثالی طالب علم
- کبډی/ سکواش
- د سائنسی ایجاداتو په حقله خوندوره قیصی
- سفر نامه
- روداد
- خط (د صحافتی ـ نشریاتی ادارو په نوم)

	• ډائري • لطيفې او اړونه • اقوال زرين نوټ: سات اسباق جن ميں سے کم از کم دو مکالماتي انداز ميں هوں۔
3)نظم	• حمد • نعت • قومي يووالے • دوطن مينه • مظاهر او مناظر قدرت • مزاحيه • اخلاقي • دَ اسلام لوړ والے • ملي نغمې • دعا نوټ: منظومات کسي بهي صنف سخن سے شامل کي جا سکتي هيں۔

دَ قواعدو نصاب (جماعت وار)

1- شپږم جماعت

اسم ـ ضمیر ـ فعل (ساده مثالونه)

- په جمله کښې د فاعل، مفهول او فعل صحی ترقی (ساده مثالونه)
- د دوه اجزاء په یو ځاے کولو جمله جوړول۔
- د سابقو او لاحقو عام استعمال
- د اسم صفتونو مرکز مونث او واحد جمع
- د اسم نکره قسمونه (صرف درې) ظرف، زمان، مکان
- په درسی کتاب کښې دَ استعمال شوو محاورو او متلونو استعمال
- د غلطو جملو صیح کول
- اعراب لګول او تلفظ (د درسی کتاب په حواله)
- د شمسی او قمری حروفو پېژندنه

2- اووم جماعت

- اسم نکره ـ (باقی قسمونه) جامد، مصدر ، مشق
- د فعل قسمونه (1) لازم او متعدی (2) ماضی، حال ، مستقبل
- شخصی ضمیرونه
- د اسمونو او ضمیرونو سره د فعل مطابقت د جنس ، تعداد، حالت په لحاظ
- د اپوټه (متضاد) او مترادف لفظونو مشقونه
- د اسم صفت قسمونه (ذاتی، نسبتی)
- عام طور باندې غلط استعمالیدونکې جملې صححی کول
- د محاورو او متلونو استعمال (د درسی کتاب په حواله)
- د رموز اوقاف استعمال (سکته، قوسین، تفصیلیه)
- اعراب لګول او تلفظ (دَ درسی کتاب په حواله)
- دَ سابقو او لاحقو استعمال
- عرضی نویسی / خطوط نویسی

3- اتم جماعت

- د سابقو او لاحقو استعمال
- د اسم صفت درجې (تفضیل نفسی، تفضیل بعض، تفضیل کل)
- د معرفې او نکرې اسمونه
- فعل معروف و مجمول، د فعل ماضي قسمونه (مطلق، قریب، بعید، شکیه، استمراری، شرطی، تمنائی)
- د حروف ربط استعمال (او ،که ، چې، ولې چې، ځکه چې،دې پاره،نو)
- مرکبات ناقص (مرکب اضافی، توصیفی، عطفی، جاری)
- مبداء خبر د فاعل و مفعول، د ساده اسمیه جملې او ساده فعلیه جملې پېژندنه
- د محاورو استعمال
- عام طور باندې غلط استعمالیدونکې جملې صحی کول
- مترادف، اپوټه (متضاد) او دَ هم اواز لفظونو مشق
- دَ رموز اوقاف استعمال (واوېن، استعجابیه، قوسېن)
- عبارت په مناسبو ټکړو کښې تقسیمول۔

نوٹ : قواعد کے اصول درسی کتاب کی مناسبت سے مشقوں میں شامل کیے جائیں۔

درسی کتابوں کی تدوین وطباعت کے لیے سفارشات
(ششم تا ہشتم)

۱۔سائز: ۸/۳۰x۲۰

۲۔ضخامت:۔

ششم: متن..............۱۸۴

ہفتم: متن..............۲۰۸

ہشتم: متن..............۲۲۲

پہلے صفحے پر بسم اللہ الرحمنِ الرحیم مع ترجمہ درج ہو۔

۳۔بیرونی سرورق رنگین ہو اور کسی موزوں تہذیبی یا ثقافتی تصویر، نقشہ یا خاکہ سے مزّین ہو۔

۴۔تینوں کتب کی زبان نہایت سادہ، سلیس اور روزمرّہ کی بول چال کے قریب ہو۔مشکل تراکیب اور غیر مستعمل محاورات سے پرہیز کیا جائے۔

۵۔تینوں کتابوں میں زبان و بیان کا تدریجی ارتقا موجود ہو۔ایسا نہ ہو کہ چھٹی جماعت میں تم مشکل نظم ہو اور آٹھویں جماعت میں اس سے آسان نظم شامل ہو جائے۔اس تدریجی ارتقا کا اصول ہر کتاب کے عنوانات میں بھی قائم رکھا جائے۔

۶۔اسباق میں معلومات کے مقابلے میں زبان دانی پر زور دیا جائے تا کہ طلبہ زبان دانی میں مہارت حاصل کر سکیں۔

۷۔کتاب کی ابتداء حمد و نعت سے اور اختتام دُعا پر ہو۔

۸۔درسی کتابوں کے لیے مجوزّہ عنوانات کو مناسب نمائندگی دی جائے۔

۹۔کتابیں مرتّب کرتے وقت پرائمری اور بالا سطح پر دیے گئے عنوانات اور متون کو دیکھ لیا جائے تا کہ تکرار نہ ہو۔

۱۰۔مشکل الفاظ اور تراکیب پر اعراب لگائے جائیں۔تشدید انتہائی ضروری ہے۔زبر کی علامت درج نہ ہو۔البتہ زیر، پیش اور علامتِ اضافت کو ضرور درج کیا جائے۔

۱۱۔اسباق کی مناسبت سے مناسب جگہوں پر واضح تصاویر اور خاکے شامل کیے جائیں۔

۱۲۔مشقی سوالات میں مختلف طرح کے سوالات کو مناسب نمائندگی دی جائے مثلاً نصابی، تفہیمی، لسانی، مزید مطالعے اور قوت متخیلہ کو بیدار کرنے والے سوالات۔سوالات میں ہر طرح کے بچوں کے لیے گنجائش پیدا کی جائے۔نیز اعلیٰ علمی مدارج کے حصول کی کوشش کو بھی یقینی بنایا جائے۔سوالات میں ۲۰٪ معروضی ہوں۔

۱۳۔ درسی کتابوں کے لیے مصنّفین کی کمیٹی میں قومی نصابی کمیٹی کے نمائندہ ارکان کو ضرور شامل کیا جائے۔

۱۴۔ درسی کتب کی تدوین سے پہلے قومی نصابی کمیٹی کے ارکان اور مصنّفین کا مشترکہ اجلاس منعقدہ کیا جائے۔ جس میں مصنّفین کو نصاب کے تقاضوں سے پوری طرح آگاہ کیا جائے تاکہ اردو کے تدریسی مقاصد پورے ہوں نیز تصنیف کا کام ایسے اساتذہ کے سپرد کیا جائے جو متعلقہ سطح کی تدریس کا تجربہ رکھتے ہیں۔

۱۵۔ خط نسخ میں کتابت معیاری اور اغلاط سے پاک ہو' کاغذ عمدہ اور جلد مضبوط ہو۔

۱۶۔ اسباق میں نثر ۷۵٪ اور نظم ۲۵٪ شامل ہو۔

۱۷۔ کتاب کے آخر میں حروفِ تہجی کی ترتیب سے فرہنگ شامل ہو۔

۱۸۔ ہر ماخوذ سبق اور نظم کے مصنّف/شاعر کا نام سبق کے آخر میں درج ہو۔

۱۹۔ ہر صفحے پر سطور کی تعداد بیس اور ہر سطر میں الفاظ کی تعداد پندرہ ہو۔

۲۰۔ رموزِ اوقاف کا خاص خیال رکھا جائے۔

۲۱۔ پیراگراف نہایت مہارت سے بنائے جائیں اور ان میں باہمی ربط کا خیال رکھا جائے۔

۲۲۔ اسباق کی طوالت میں تناسب اور توازن قائم رکھا جائے۔

......حروف تہجی کے اعتبار سے الفاظ ترتیب دینا۔

......لغت سے الفاظ کے معنی تلاش کرنا۔

......معلوماتِ عامہ کے مقابلے

......اہم قومی تہواروں پر تقاریر کا اہتمام

......نظم کی نقل نویسی

......نئے الفاظ کی لغت تیار کرنا

......نظم خوانی کا مقابلہ

......مکالمے کا ریکارڈ رکھنا

......خلاصہ نگاری

سمعی و بصری معاونات

کامیاب تدریس کے لیے امدادی اشیا کی اہمیت مسلم ہے لیکن ہمارے مدارس میں ان اشیا کی کمی ہے۔ کمیٹی برائے نصاب پشتو اس بات کی سفارش کرتی ہے کہ:۔

مدارس میں امدادی اشیا کا کٹ تیار/مہیا کیا جائے اور اساتذہ کو اس کے استعمال سے واقف کرایا جائے۔ استاد کے لیے ضروری ہے کہ گرد و پیش کی اشیا کو بطور سمعی اور بصری معاونات کے استعمال کرے کیونکہ ہمارا ملک زیادہ مصارف کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ اس لیے ضرورت ہے کہ تربیتی اداروں میں اساتذہ دورانِ تربیت دستی کاموں میں مہارت حاصل کریں اور بہت سی امدادی اشیا خود تیار کریں اور طلبہ سے بھی تیار کرائیں۔

طلبہ کو صحیح تلفظ اور لب و لہجہ سکھانے کے لیے ٹیپ ریکارڈ اور لسانی معمل کا استعمال نہایت ضروری ہے۔ دیہاتی مدارس کو اس معاونات سے استفادہ کا موقع ضرور دینا چاہیے۔ اس غرض کے لیے سنٹر سکول کو ایک ٹیپ ریکارڈر مہیا کیا جائے جو باری باری مدارس کو بھیجا جا سکتا ہے۔

تلفظ، لب و لہجہ، نثر، نظم خوانی اور تلفظ میں اصلاح کے نمونے مرکز توسیع تعلیم کے زیر اہتمام ٹیپ کر کے مدارس کو بھیجے جائیں۔ علاوہ ازیں ریڈیو اور ٹیلی وژن سے تعلیمی پروگرام باقاعدگی سے نشر کیے جائیں۔

تعلیمی نشریات

نئے تعلیمی پروگرام کو عوام کے ہر طبقے تک پہنچانے کے لیے ریڈیو اور ٹیلی وژن بہترین اور موثر ذرائع ثابت ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ عوام ان میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں اور ان کے پروگراموں کو بڑے ذوق و شوق سے سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ اس امر کے پیشِ نظر یہ بات تعین سے کہی جا سکتی ہے کہ اگر ریڈیو اور ٹیلی وژن سے باقاعدہ تعلیمی پروگرام پیش کیا جائے تو اس سے بہترین نتائج کی توقع کی جا سکتی ہے کیونکہ ابلاغ کے ان ذرائع کی افادیت مسلمہ ہے ۔ ذیل میں چند تجاویز درج کی جارہی ہیں:۔

۱۔ ریڈیو اور ٹیلی وژن سے تقاریر کا ایک باقاعدہ پروگرام سلسلہ وار شروع کیا جائے، جس میں مقررین نئے نصاب کی اہمیت اور اس کے جواز پر روشنی ڈال سکیں۔ نصابی کمیٹی کے ارکان کے انٹرویو بھی پیش کیے جائیں۔ جن میں سوالات اور ان کے جوابات ہوں۔

۲۔ اساتذہ کی رہنمائی کے لیے طریقہء تعلیم پر گفتگو کی جائے اور ٹیلی وژن پر طریقہ تعلیم کو عملی شکل میں بھی دکھایا جاہے۔ بعد میں ان پروگراموں کے بارے میں اساتذہ کی رائے لی جائے۔

۳۔ نئے نصاب کو کامیاب بنانے کے لیے والدین پر ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وہ اپنے بچوں کی رہنمائی اور امداد کس طرح کر سکتے ہیں اس موضوع پر مکالمے اور بات چیت کے ذریعے سے روشنی ڈالی جائے۔

۴۔ سمعی و بصری معاونات کے ذریعے سے مثالی اسباق فلمائے جائیں اور ٹیلی وژن پر دکھائے جائیں۔

۵۔ ایسے اسباق یا منظومات کو جن کا تعلق مکالمات سے ہو تمثیل کی شکل میں دکھایا جائے۔

۶۔ ٹیلی وژن اور ریڈیو کے پروگرام سے اساتذہ اور طلبہ کو پہلے سے مطلع کیا جائے۔

اساتذہ کی تربیت

نظام تعلیم میں استاد کو مرکزی اہمیت حاصل ہے اس لیے بہتر نصاب کے ساتھ ساتھ تربیت یافتہ استاد کا ہونا ضروری ہے۔

چونکہ یہ نصاب تعلیم نئے انداز سے مرتب کیا گیا ہے اس لیے اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ اساتذہ کرام کو طریقہ تدریس سے آشنا کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مندرجہ ذیل طریقے اختیار کیے جاسکتے ہیں:۔

۱۔ تجدیدی کورسوں کا انعقاد

۲۔ ریڈیو کے ذریعے سے تربیتی کورس

۳۔ ٹیلی وژن کے توسط سے مثالی اسباق

۴۔ رہنمائے معلم

۵۔ تربیتی اداروں میں جدید نصاب کی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔ زیر تربیت اساتذہ نصابی رپورٹوں کا بنظر غائر مطالعہ کریں۔

۶۔ تربیتی اداروں میں اس طریقہ تدریس پر زور دیا جائے جو عملی طور پر مدارس میں رائج ہے تاکہ نئے اساتذہ ان اداروں سے صحیح شعور اور مہارت حاصل کر کے مدارس میں آئیں۔

۷۔ تربیتی اداروں میں عملی کام پر زیادہ توجہ دی جائے۔ عملی کام کو صرف تدریس تک ہی محدود نہ رکھا جائے بلکہ تشکیل نصاب، جائزہ اور امتحان، بچوں کے نفسیاتی مطالعے اور ادارے کے جملہ انتظام و انصرام وغیرہ کا بھی عملی تجربہ بہم پہنچانے کا اہتمام کیا جائے۔

۸۔ تربیتی اداروں میں عملی فنون پر خاص توجہ دی جائے تاکہ اساتذہ معاونات تدریس خود تیار کر سکیں۔

۹۔ تربیت یافتہ اساتذہ کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لیے تربیت گاہوں سے پورا پورا استفادہ کیا جائے۔ اور ہر علاقے کی ضروریات کے مطابق مزید ادارے کھولے جائیں۔

۱۰۔ تربیتی اداروں میں اصلاحِ زبان کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔

۱۱۔ دورانِ تربیت تختہ سیاہ کے استعمال کی زیادہ سے زیادہ عادت ڈالی جائے۔

رہنمائے اساتذہ

دنیا کے تمام ترقی یافتہ ممالک میں درسی کتب کے ساتھ ساتھ رہنمائے اساتذہ بھی شائع کی جاتی ہے تاکہ تدریس کو بہتر بنایا جا سکے۔ نئی تعلیمی پالیسی میں نصاب کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ رہنمائے اساتذہ یا معلم ایڈیشن کی اشاعت بھی ضروری ہے تاکہ استاد کی صحیح رہنمائی ہو سکے۔ رہنمائے اساتذہ کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ استاد کو اس کتاب کا پابند بنا کر اس کی ذہنی صلاحیتوں کو مفلوج کر دیا جائے' بلکہ یہ کتاب محض مشعلِ راہ ہے منزل نہیں اور موقع محل کے اعتبار سے تدریس کے دوران میں استاد اس سے مدد اور راہنمائی حاصل کر سکے۔

درسی کتب کو صحیح طریقہ سے پڑھانے کے لیے رہنمائے اساتذہ کا خصوصیت سے انتظام کیا جائے رہنمائے اساتذہ کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں۔ مصنفین کو لازم ہے کہ رہنمائے اساتذہ مرتب کرتے وقت انہیں پیش نظر رکھیں:۔

۱۔ تعلیم کے عمومی مقاصد اور ہر جماعت کے خصوصی مقاصد سے شناسا کیا جائے۔

۲۔ استاد کو یہ علم ہو کہ کوئی خاص سبق کس مقصد کے لیے شامل کتاب کیا گیا ہے۔

۳۔ لسانی اور دیگر مقاصد کا تعین کیا جائے۔

۴۔ لسانی سرگرمیوں میں پیش انے والی مشکلات کا حل بتایا جائے۔

۵۔ لغات' تلفظ' تلمیحات' ضرب الامثال وغیرہ کی مکمل وضاحت کی جائے۔

۶۔ اساتذہ کو سمعی وبصری معاونات کے صحیح استعمال سے واقف کرایا جائے۔

۷۔ درسی کتب میں شامل تصاویر کے پس منظر سے واقف کرایا جائے۔

۸۔ طلبہ کی قوت حافظہ اور فکر وتخیل کو متحرک کرنے کے لیے سوالات مرتب کیے جائیں۔

۹۔ قواعد کے اصول تفصیلی طور پر بیان کیے جائے۔

۱۰۔ انشا کی اصلاح کے لیے موزوں اور قابل عمل طریقے کی نشان دہی کی جائے۔

۱۱۔ تلفظ کی اصلاح کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

۱۲۔ صحت تلفظ اور مناسب رفتار سے بلند خوانی کی تربیت کی جائے۔

۱۳۔ عمومی نوعیت کی اغلاط کو دور کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

۱۴۔ خواندگی اور تفہیم میں ربط پیدا کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔

پرچے کا خاکہ

(ششم تا ہشتم کا ایک ہی خاکہ ہے)

کل نمبر=۱۰۰

تحریری=۸۰ نمبر

زبانی=۲۰ نمبر

پیراگراف کی تشریح	=	۱۰ نمبر
نصابی کتاب کے اسباق پر سوالات/ خلاصہ	=	۱۰ نمبر
اشعار کی تشریح	=	۱۰ نمبر
الفاظ ومحاورات کا استعمال	=	۱۰ نمبر
رسید/ خط/ درخواست	=	۱۰ نمبر
کہانی	=	۵ نمبر
مضمون	=	۱۵ نمبر
معروضی سوالات	=	۱۵ نمبر

(اعراب نویسی، واحد جمع، مذکر مونث، سابقے لاحقے، متضاد، مترادف، گرامر سے متعلق مختصر جوابی سوالات، جملوں کی تصحیح وغیرہ)

زبانی امتحان	=	۲۰ نمبر
۱۔ پیراگراف پڑھنا	=	۵ نمبر
۲۔ نظم سنانا/ پڑھنا	=	۵ نمبر
۳۔ گفتگو	=	۵ نمبر

(اپنے مشاہدات، مستقبل کے عزائم، کتاب کے اسباق کے کرداروں کے بارے میں درسی کتاب کے علاوہ کسی اور پڑھی گئی کتاب کے بارے میں، دیے گئے موضوع پر چند جملے ادا کرنا)

۴۔ املا = ۵ نمبر

نوٹ:۔ مجموعی کامیابی کے لیے تحریری پرچے میں 25 نمبر ضروری ہیں۔)

عمومی سفارشات برائے پشتو نصاب

1. اساتذہ کی تربیت اس انداز پر کی جائے کہ وہ بچوں میں زبان وادب کی ترقی کیلئے بنیادی مہارتوں پر بھرپور توجہ دیں۔ نیز بچوں میں ادبی ذوق پیدا کریں مطالعہ کی عادات کو ترقی دیں۔
2. ہر جماعت کی درسی کتاب پر اساتذہ کی رہنمائی کیلئے رہنمائے اساتذہ تیار کریں۔ جس میں نہ صرف اساتذہ کیلئے معلومات فراہم کی جائیں بلکہ درس وتدریس میں ان کی مناسب رہنمائی بھی کی جائے۔
3. بچوں کی عمر اور دلچسپیوں کے مطابق ہر سبق کی تدریس کے دوران دلچسپ مشاغل کا اہتمام کیا جائے۔ مثلاً

۱۔ اخبار یا کاغذ سے شکلیں کاٹنا۔

۲۔ تختہ سیاہ یا کاغذ پر پالتو جانوروں، پرندوں اور دیگر اشیاء کی تصاویر بنانا۔

۳۔ کاغذ یا مٹی سے ماڈل بنانا۔

۴۔ کتاب، کاغذ یا چارٹ پر بنی ہوئی سادہ شکلیں نقل کرنا۔

۵۔ اشیاء پر ناموں کے لیبل لگانا۔

۶۔ کتاب میں سے ہم آواز، مترادف یا متضاد الفاظ کی فہرست تیار کرنا۔

۷۔ حروف یا الفاظ کے تاش کھیلنا۔

۸۔ بیت بازی کرنا اور بیت بازی کیلئے اشعار یاد کرنا۔

۹۔ خوشخطی کی مشق کرنا۔ خوشخطی اور نظم خوانی وغیرہ کے مقابلوں میں حصہ لینا۔

۱۰۔ نامکمل تصاویر کو مکمل کرنا۔ نامکمل جملوں کو مکمل کرنا۔

۱۱۔ تصاویر پر گفتگو کرنا۔

۱۲۔ مکالمے اور مباحثے میں حصہ لینا۔

۱۳۔ تمثیل میں حصہ لینا۔

۱۴۔ قلمی دوستی کرنا اور روزمرہ مشاغل لکھنا (ڈائری لکھنا)

اراکینِ کمیٹی

۱۔ فرمان اللہ۔ SS پشتو
این۔ڈبلیو۔ایف۔پی۔ٹیکسٹ بک بورڈ
حیات آباد۔پشاور

۲۔ نیاز محمد عاجز (آئی۔ایم۔ایس)
انسٹرکشنل میٹریل سپیشلسٹ
TLM اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ۔پشاور

۳۔ مسز نگہت یاسمین (پشتو پروف ریڈر)
این۔ڈبلیو۔ایف۔پی۔ٹیکسٹ بک بورڈ
حیات آباد۔پشاور

۴۔ مس نصیب انساء علوی (SS)
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔صوبہ سرحد
ایبٹ آباد

۵۔ منیر احمد (SS)
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔صوبہ سرحد
ایبٹ آباد

۶۔ کمال الدین (SS) کوارڈینیٹر
نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ۔صوبہ سرحد
ایبٹ آباد